علمت ما فی السموٰت و ما فی الارض

ازتالیف حامی سنت ماحی بدعت جناب مولٰنا مولوی محمد ریاست علیخان صاحب مد ظلہ

آگاہ ہونا چاہیے کہ دعوی فرقہ وہابیہ کا یہ تھا کہ شیطان کا علم روئے زمین رسول اللہ صلعم کے علم روئے زمین سے زیادہ ہے اس دعوے کے باطل کرنیکے واسطے بہت سی حدیثیں اور اقوال علما اور اولیا لکھے گئے اسپر وہابیہ کیطرف سے ایک مدرس صاحب نے یہ لکھا کہ تم نے تو رسول اللہ کے لیے جمیع مغیبات کا

ابصار الغیب

علم ثابت کیا ہے اور یہ شرک ہے تو اسطرف سے جواب یہ دیا کہ ایسا جمیع مغیبات کا علم کہ جیسا حق سبحانہ تعالیٰ کو ہے ہم نے رسول اللہ صلعم کے واسطے ثابت نہیں کیا اور ویسے تو ہر شے کا علم ہونے کا آپنے واسطے رسول اللہ صلعم نے خود فرمایا ہے اور بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے

رفاہ عام پریس شاہجہانپور میں چھپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد از فقیر محمد ریاست علی کان لہ اللہ القوی بجواب عنایت نامہ مشفقی مکرمی محمد عبد القادر خان صاحب بعد سلام نیاز آنکہ عنایت نامہ آپ کا صادر ہوا مضمون اُس کے سے اطلاع پائی کلمات پر تہذیب دیکھکر مسرت ہوئی لیکن مضمون پڑھکر نوعی دل شکنی ہوئی محبا میں نے ایضاح المرام میں یہ اعلان کردیا ہے کہ فقیر کو ہر کس یا ناکس کی تحریر کے جواب دینے کی فرصت نہیں ہے کہ تضیع اوقات کرے البتہ جو کہ معتبر دیوبندیوں کے نزدیک سمجھے جاتے ہیں مثل مولوی محمود حسن صاحب اور مولوی خلیل احمد صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب کے یہ اگر جواب دیں گے تو اُن سے مخاطبہ کیا جاوے گا ورنہ ہر شخص سے مخاطبہ نکرونگا مگر آپ کی پاسداری سے اور چونکہ آپ کو دوست اور عنایت فرما قدیمی سمجھتا رہا اس بنا پر اول عنایت نامہ کا بھی جواب دیا اور اب بھی آپ کے دوسرے عنایت نامہ کا مختصر جواب دیتا ہوں ہر چند کہ میں نے اب خوب سمجھ لیا کہ میری یا میرے ہم عقائد والوں کی آپ غالباً اب بات منظور نہ فرمائیں گے اور نہ ہم لوگوں کی طرفداری فرمائیں گے بلکہ مخالفت مخفیہ سے پیش آویں گے مگر اس لفظ اخیر نے کہ جو آپ نے اپنے عنایت نامہ میں لکھی ہے کہ آپ کا مخلص و معتقد محمد عبد القادر عفی عنہ پھر جوش محبت کا دلوایا اور یہ خیال آیا کہ چونکہ آپ

وضعدار ہیں شاید اپنے اس کلمہ کا پاس فرمائیں اور جیسا کہ آپ نے لکھا ہے ویسا ہی نبھا
دیں اِس لحاظ سے دوبارہ بھی جواب عنایت نامہ کا لکھتا ہوں اور میرا یہ غرض نہیں کہ میری
بات حق ہو یا ناحق آپ دوستی کے اعتبار سے تسلیم کرلیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ ذرا غور فرمالیا
کریں اگر کسی مطلب یا عقیدہ میں تردد واقع ہوا کرے تو مجھ سے خود دریافت فرمالیا کریں
اور حق بات کو قبول فرما دیں نہ کہ ایک اجنبی شخص سے میری توہین کرا کر اور لٹر وا کر طبع
کردیں اگر کوئی شخص میرا دشمن یہ حرکت کرتا تو چنداں شکایت نہ تھی مگر آپ ایسا دوست
ہو کر غیروں سے ناحق توہین اور تکفیر کروا دے تو محل شکایت کا ضرور ہے چنانچہ مدرس
اول صاحب مجکو آپ کی تقویت اور اعانت سے مشرک او کافر لکھتے ہیں صفحہ ۱۴ و ۱۴۱
معیار الغیب اور نیز لکھتے ہیں کہ مفتی صاحب فن منطق سے بالکل ناواقف ہیں صفحہ ۱۶
معیار الغیب دوسری شکایت یہ ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جو عقائد خلاف
اہل سنت والجماعت کے ہوں ان سے اطلاع دیں میں اپنے مدرسہ میں جو جو کہ عقائد قبیحہ
ہوں گے اُس کی اصلاح کروں گا اس بنا پر میں نے فصل الخطاب لکھا عقائد باطلہ
سے آپ میں اطلاع کی مگر اُس کا ظہور اب تک نہ ہوا بلکہ خلاف اُس کے ظہور میں آیا اِس سے
معلوم ہوا کہ آپ طرفدار اسی فرقہ کے ہیں الغرض اول مجھے آپ کو یہ بات سمجھانا ضرور ہے
کہ میں فصل الخطاب میں کس کس عقیدہ کا رد کرتا ہوں تو جاننا چاہیے کہ منجملہ عقائد باطلہ کے اس عقیدہ کا بھی رد
کرتا ہوں کہ وہابیہ نے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ جہاں مولود پڑھا جاتا ہے
وہاں تشریف لاتے ہیں یہ شرک ہے ہر جگہ موجود خدا تعالیٰ ہے انتہی صفحہ ۵۰ براہین قاطعہ اس کے رد
میں مولوی عبد السمیع صاحب انوار ساطعہ میں یہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
ہر جگہ روئے زمین پہ موجود ہونا شرک نہیں ہے اور نہ یہ خاصہ خدا ہی بلکہ ملک الموت اور شیطان
اور چاند اور سورج بھی ہر جگہ موجود ہیں اور یہ عقیدہ شرک نہیں ہیں۔ دوسرے یہ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ساتویں آسمان پر علیین میں موجود ہے اگر وہاں سے
آپ کی نظر مبارک کل زمین پر یا زمین کے چند مواضع و مقامات پر پڑ جاوے
اور ترشح انوار فیضان احمدی سے کل مجالس متبرکہ کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس کے

محیط ہو جائے تو کیا محال ہے تو جواب اس کا مولوی خلیل احمد صاحب یوں تحریر فرماتے ہیں کہ جس کے مولوی رشید احمد صاحب بھی مصدق اور مصحح ہیں الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو تو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے انتہی تو مولوی عبد السمیع صاحب مرحوم کی طرف سے فقیر نے مولوی خلیل احمد صاحب کو یہ جواب دیا تھا کہ اول تو مولوی عبد السمیع صاحب اس جگہ علم غیب رسول اللہ کے واسطے ثابت نہیں فرماتے بلکہ یہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہر جگہ روئے زمین پر موجود ہونا خاصہ خدا نہیں جو شرک ٹھیرے بلکہ چاند اور سورج اور ملک الموت اور شیطان کا بھی ہر جگہ زمین پر موجود ہونا ثابت ہے جبکہ رسول اللہ صلعم تو علیین سے کہ بلند مقام ہے اس پر سے روئے زمین پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ علم غیب کہاں ہوا یہ تو علم حاضر کا ہوا یہ مولوی خلیل احمد صاحب کی بے سمجھی کا باعث ہے کہ مولوی عبد السمیع صاحب کیا ثابت فرما رہے ہیں اور یہ کیا سمجھ رہے ہیں یعنی مولوی خلیل احمد صاحب اپنی ناسمجھی سے اُن پر علم غیب کا دعویٰ واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوپ رہے ہیں اور صفحہ ۵۴ براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں کیونکہ مولوی عبد السمیع صاحب کہتا ہے کہ حق تعالیٰ تو عرش سے ثریٰ تک جانتا ہے اور حاضر ہے اور فخر عالم فقط مجالس مولود میں حاضر ہوتے ہیں تو کہاں مساوات اور شرک ہوا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس قدر علم غیب کو وہ شرک نہیں جانتا انتہی اور نیز مولوی خلیل احمد صاحب یہ لکھتے ہیں اور خود تو مؤلف بھی شیطان سے افضل ہے تو مؤلف سب عوام میں بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کے برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کر دیوے انتہی پس ظاہر اور صاف الفاظ کو نہ سمجھیں تو پھر مناظرہ اور مقابلہ کی ان کو کیا ضرورت اور عقائد کو کیوں خراب کرتے ہیں ذرا غور تو فرمائیے کہ مولوی عبد السمیع صاحب کا کیا مطلب اور وہ علم محیط الفاظوں میں کیا بات ظاہر کر رہے ہیں اور

ف بلکہ فہرست کتب میں مولوی رشید احمد صاحب کی بھی تصنیف سے ہونا ثابت کیا ہے ۱۲

مولوی خلیل احمد صاحب اس کا جواب کیا دیتے ہیں علاوہ اس کے اگر یہ بھی تسلیم کرلیا جائے کہ علم غیب اعطائی ہے روئے زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت کررہے ہیں تو کیا قباحت لی جات ہے اور کون سا اسمیں شرک ہے فقیر نے صرف اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے علم روئے زمین ثابت کرنا باعطائے الٰہی شرک نہیں ہے جیسا کہ مولوی خلیل احمد صاحب نے اس کو شرک لکھا ہے بلکہ بہت سی حدیثوں اور مفسروں کے اقوال سے اور بڑے بڑے علما اور اولیا کے اقوال سے شیطان کے روئے زمین کے علم سے جناب سرور کائنات صلعم کا علم زائد ثابت ہے بلکہ صاف طور سے فصل الخطاب کے صفحہ ۱ میں تصریح کے ساتھ لکھا ہے کہ علم محیط زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بھی ثابت ہے بلکہ شیطان لعین کے علم سے بہت زائد چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے علمت ما فی السموات والارض اور نیز حدیث شریف میں وارد ہے ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ اور نیز یہ حدیث شریف فتجلی لی کل شیء وعرفت اور تفسیر روح البیان سے قول حضرت علامہ قطب زمان نجم الدین کبری رحمۃ اللہ کا نقل کیا وکذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الغیبیۃ اور نیز شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ کا ترجمہ لمعات سے اس حدیث کے معنی میں علمت ما فی السموات والارض نقل کیا پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزئی و کلی و احاطہ آن انتہی اور نیز مدارج النبوت میں ہے فاوحی الی عبدہ ما اوحی بتمامہ علوم و معارف و حقائق و بشارات و اشارات و اخبار و آثار و کرامات و کمالات کہ در احاطہ این ابہام داخل است و ہمہ را شامل جز علام الغیوب و رسول محبوب بداں محیط نتواں شد اور نیز مدارج النبوت میں ہے و ہو بکل شیء علیم۔ و وے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بر ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام صفات و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ۔ انتہی اور بھی تفسیر روح البیان سے نقل کیا ولا احد من البشر اعلم بذلک منہ علیہ السلام اذ قد وقف من اسرار

له یعنی مولوی عبد السمیع صاحب نے رسول اللہ صلعم کے لئے زمین کا علم موجود ہونا اور نظر شیطان علیہن سے ثابت کرکے پیش کیا علم غیب اور مولوی خلیل احمد صاحب اپنی بے سمجھی سے علم غیب سمجھتے ہیں ان پر نہ ثابت علم غیب کی تکذیب کی

ملکوت السموات والارض علے ما لا یطلع علیہ غیرہ وعلم غیرہ بالنسبۃ علیہ السلام
لحق بالعدم انتہی اور بہت سی نقول علاوہ ان کے تحریر کیے اس مدعا کی تائید میں
کہ علم اعطائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے زمین کا شیطان کے علم روئے زمین
سے زیادہ ہے نہ کہ جمیع امور غیبیہ مثل حق سبحانہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے ثابت کر رہا ہوں بلکہ میں متعدد جگہ فصل الخطاب میں اور دیگر اپنی تالیفات
میں صاف صاف طور سے لکھ رہا ہوں چنانچہ صف ۱۰ فصل الخطاب میں لکھا ہے
تیسری یہ کہ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کا علم سب مخلوق کے علم سے بڑھا ہوا ہے انتہی اور بھی ایضاح المرام کے صف ۵۱
میں لکھا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بالعطیہ علم زمین بلکہ اس سے
بدرجہا زائد نصوص کثیرہ کر ثابت ہے اور شیطان کے علم روئے زمین سے زائد نہیں انتہی اور نیز صف ۴۲
میں لکھا ہے اور جبکہ عقیدہ اہل اسلام کا یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم روئے
زمین شیطان کے علم سے زائد ہے الخ انتہی اور نیز جواہر التنزیل کے صف ۸ میں
لکھا ہے وحصل لہ العلوم اللدنیۃ التی لم تحصل لاحد من الخلق انتہی یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ علم لدنیہ حاصل ہوئے کہ کسی خلق کو حاصل نہیں ہوئے
اور نیز صف ۹ جواہر التنزیل میں لکھا ہے واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم باعطاء اللہ سبحانہ تعالیٰ وتعلیمہ ایاہ اعلم واعرف من کل الخلق انتہی یعنی اور
جان لے تو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ عطا فرمانے حق سبحانہ تعالیٰ کے اور تعلیم
اللہ تعالیٰ کے عالم تر اور عارف تر ہیں تمام مخلوق سے اور نیز اسی میں لکھا ہے کہ علمہ
تعالیٰ کثیرا من العلوم الغیبیۃ لیست بحاصلۃ لاحد من الخلق یعنی تعلیم کیے حق سبحانہ
تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے علوم غیبیہ میں سے جو نہیں حاصل ہیں
واسطے کسی خلق کے اور نیز جلد ثانی جامع الفتاوی کے صف ۵۸ میں لکھا ہے اور بہت
سی احادیث اور اخبار اس امر میں صریح ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے سیکڑوں خبریں غیب کی دی ہیں انتہی اور نیز جواہر التنزیل کے صف ۹ میں لکھا

له اور یہ بھی لکھا کہ جمیع امور غیبیہ کا علم رسول اللہ کو سہا مثل خدا کے بلکہ جمیع امور غیبیہ کی نفی لکھی ہے ۱۲ منہ

ہے فلان للغیب مبادی ولواحق فمبادیہ لا یطلع علیہ ملک مقرب و لا
نبی مرسل و اما اللواحق فہو ما اظہر اللہ علی بعض احبائہ لوحۃ علمہ وخرج
ذالک عن الغیب المطلق وصار غیبا اضافیا انتہی اور نیز صاف طور سے
لکھدیا صفحہ ۹ جواہر التنزیل میں ولا احد من البشر اعلم بذلک منہ علیہ السلام
اذ کان وقف من اسرار ملکوت السموات والارض علی ما لا یطلع علیہ غیرہ
وعلم غیرہ بالنسبۃ الی علمہ علیہ السلام ملحق بالعدم لان علم الاولیاء من
علم الانبیاء بمنزلۃ قطرۃ من سبعۃ ابحر وعلم الانبیاء من علم نبینا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بہذہ المنزلۃ وعلم نبینا من علم الحق سبحانہ بہذہ
المنزلۃ انتہی اور نیز جواہر التنزیل کے صفحہ ۳۶ میں تصریح کردی ای وما
کان اللہ لیوتی احدکم علم الغیب فیطلع علی ما فی القلوب من کفر وایمان
لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فیوحی الیہ ویخبرہ ببعض المغیبات
انتہی یعنی اور نہیں ہے اللہ تعالی تاکہ دے تمکو علم غیب پس اطلاع پاوے
وہ اس چیز پر کہ دلوں تمہارے میں ہے کفر سے اور ایمان سے لیکن اللہ قبول
کرلیتا ہے رسولوں اپنے سے جس کو چاہتا ہے پس وحی نازل فرماتا ہے طرف
اس کے اور خبر دیتا ہے اس کو بعض مغیبات کی لیو اب تو تصریح بخوبی ہو گئی اب
تو شک نہیں رہا اچھا اور لیجیے جواہر التنزیل کے صفحہ ۳۶ میں لکھا ہے وکل المغیبات
لا یعلمہا الا اللہ ترجمہ ان کا کل مغیبات سوا اللہ تعالی کے کوئی نہیں جانتا اب تو
صاف طور سے معلوم ہو گیا پس جبکہ ظاہر ہو گیا میری جملہ تحریر سے کہ وہ جمیع مغیبات
کا علم واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہیں کیا کہ جو خدا عزوجل کے علم کے
مساوی ہو جائے تو اگر کوئی یہ کہے کہ تو نے تو جمیع امور غیبیہ کا علم واسطے رسول صلعم کے
ثابت کیا ہی چنانچہ صفحہ ۳۱ فصل الخطاب میں ہے کہ الغرض احادیث صحیحہ کثیرہ سے
ثابت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون اور علم اس شے کا کہ جو
آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو زمین پر ہونے والا ہے قیامت تک سب کا علم ہے

اور نیز جواہر التنزیل کے صفحہ ۳۹ میں لکھا ہے فثبت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم العلم علی سبیل الاحاطۃ والشمول انتہی ۸ اور نیز شیخ عبد الحق محدث
دہلوی کے اقوال اور ترجمہ سے اور نیز حضرت نجم الدین کبریٰ کے قول سے تو اس سے
معلوم ہوا کہ جمیع امور غیبیہ کا علم رسول اللہ صلعم کے واسطے ثابت کیا ہے تو جواب
اس کا یہ ہے جبکہ میں نے تصریح کر دی کہ اہل سنت و الجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب مخلوق کے علم سے بڑھا ہوا ہے اور
جابجا تالیفات متعددہ میں تصریح کر دی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم
جملہ مخلوق سے زیادہ ہے اور بہت سے علوم غیبیہ آپ کو ایسے دیئے گئے کہ کسی مخلوق
کو نہیں دیئے گئے لیکن علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ علم خدا عز وجل کے بمنزلہ
قطرہ کے ہو سات دریاؤں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے بعض غیب کی خبر
دیتا ہے تو میری طرف اس دعوی کا ثبوت کہ تو قائل ہے جمیع امور غیبیہ کے علم
ہونے کا واسطے رسول اللہ صلعم کے ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ یہ میرا حدیثوں کا
اور اقوال محدثین اور تفاسیر کا نقل کرنا واسطے توڑنے اس دعوے کے ہے کہ جو مولوی
رشید احمد صاحب نے اور مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے کہ شیطان کا علم محیط روئے
زمین رسول اللہ کی علم روئے زمین سے زیادہ ہے اور اگر کوئی رسول اللہ کے لیے علم محیط زمین
کا ثابت کرے گا تو شرک ہے تو ذرا انصاف سے کہئے گا کہ یہ دعوی ان صاحبان کا احادیث
مذکورہ اور اقوال محدثین اور مفسرین وغیرہم سے ٹوٹ گیا یا نہیں اب رہی یہ بات کہ
حدیثیں اور اقوال محدثین اور مفسرین وغیرہم ایسے بھی نقل کیے کہ جن سے کلیۃ اور عموماً بلکہ علے
سبیل احاطہ و شمول رسول اللہ صلعم کے واسطے جمیع امور غیبیہ کا علم ثابت ہوتا ہے تو جواب اسکا
یہ ہے کہ بلاشبہ احادیث صحاح سے اور محدثین اور مفسرین کے اقوال سے کلیۃ و شمولاً
علوم واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہوئے یقینی طور پر کیا کسی مسلمان
کو اس میں شک بھی ہے مگر ہاں اُن لوگوں کو کہ جو شیطان کے علم زمین کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم زمین سے فوقیت دیتے ہیں پس کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتجلی لی کل شئی نہیں فرمایا آیا یہ کلیہ نہیں ہے اور کیا علمت ما فی السموات والارض نہیں فرمایا اس سے احاطہ اور شمول نہیں نکلتا کیا یہ غلط بات ہی کیا یہ بہتان ہی اور حضرت شیخ محدث محمد عبدالحق دہلوی کے قول اور ترجمہ سے شمول اور کلیہ نہیں ثابت ہوتے آیا یہ ترجمہ ان کا غلط ہے اور مولوی رشید احمد صاحب اور مولوی خلیل احمد صاحب کا قول صحیح اور اس کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے اور کیا حضرت نجم الدین کبری کے قول سے جمیع امور غیبیہ کا علم واسطے رسول اللہ صلعم کے ثابت نہیں ہوتا اور ماسوا اس کے بہت سی احادیث صحیحہ اور بڑے بڑے محدث اور مفسروں اور اولیاؤں کے اقوال ہیں کہ بخوف طوالت نقل نہیں کیے ان سب سے عموم اور شمول ثابت ہوتا ہے تو آیا اس کلیہ اور عموم کا معنی لغو اور بیکار جاوے گا نہیں نہیں ہرگز نہیں یہ کلیہ اور شمول بیکار نہ جائے گا بلکہ کم سے کم یہ کہا جائے گا کہ تفویض اس کی مراد کی علم الہی پر رکھی جاوے گی نہ یہ کہ صرف اپنے قیاس فاسد سے کہا جاوے کہ فلاں شئے کو رسول اللہ صلعم نہیں جانتے کیونکہ اگر اس شئے کو بھی رسول اللہ صلعم جانتے ہوں گے تو یہ شخص مذکور گناہگار ہوگا اور تنقیص کرنے والا رسول اللہ صلعم کی شان میں ہوگا جیسا کہ بعض صاحبان نے جرأت کر کے شیطان کی وسعت علمی روئے زمین کو تو ثابت کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم روئے زمین کا انکار کیا بلکہ شرک ہونا ثابت کیا نعوذ باللہ منہ یا جیسا کہ مولوی اشرف علی صاحب نے عموم کا حصر صرف علوم ضروریہ متعلقہ بہ نبوت کیا ہی تو اس کے ثبوت کے واسطے بھی نصوص قطعیہ چاہیے کیونکہ موافق اقوال ان لوگوں کے بھی احاد اور ظنیات سے عقیدہ کا ثبوت نہیں ہوتا چنانچہ اس کی ہیں نے جواہر التنزیل کے صفہ ۳۹ میں تصریح کر دی اور صاف طور سے لکھدیا فثبت لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العلم علی سبیل الاحاطۃ والشمول ولا اقل ان یفوض تفصیلہ الی اللہ تعالی سبحانہ ولا یجترئ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یعلم ہذا الشئ الفلانی بلا تحقیق انتہی اور اسیطرح اسکا بھی جواب ہے کہ جو آپ نے عنایت نامہ میں تحریر فرمایا ہے کہ

ف معیار صفحہ ۱۹-۱۰ اور ۳۶ جواہر التنزیل میں ثابت ہے ۱۲ منہ

جواہر التنزیل میں ایسی تصریح فرمادی کہ تاویل بھی دشوار ہے اور ھل کان العلم لرسول الله صلے الله علیه وسلم علی بعض المغیبات کما نص فی التفاسیر الخ او علی کلہا اس بحث میں آپ نے کیا فیصلہ فرمایا الخ تو جواب اسکا بھی یہ ہے کہ اول تو وہ احادیث اور روایات نقل کیے کہ جن سے کلیۃً وشمولاً وعموماً علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ثابت ہوتا ہے اُس کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان احادیث اور اقوال کی شمول اور عموم اور احاطے کے یہ معنی کہ اللہ تعالیٰ جانے ہم اسکی تفصیل نہیں جانتے چنانچہ جواہر التنزیل کے صف ۳۹ میں اس بحث مذکور کے اخیر میں لکھا ہے فکیف لا یکون العلم لرسول الله صلے الله علیه وسلم حاویا علے جمیع الخلق فثبت لرسول الله صلعم العلم علے سبیل الاحاطة والشمول ولا اقول ان یفوض تفصیله الے الله سبحانه وتقدس پس اسمیں تو صاف طور سے فیصلہ کر دیا تاویل کی تو اسمیں کچھ حاجت نہیں رہی مگر سمجھنے کے واسطے علم اور فہم درکار ہے اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرے کلام میں تو یہی الفاظ صریح ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم الخلق ہیں اور کثیر امور غیبیہ جانتے ہیں بلکہ علے وجہ الاحاطۃ والشمول مگر تعیین اور تفصیل اُسکی اللہ تعالیٰ جانے اور عقیدہ اہل سنت والجماعت کا بھی ظاہر کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم سب مخلوق سے بڑھا ہوا ہے مگر خدا عز وجل کے علم سے بہت کم تو انصاف فرمایئے کہ جو معلم اول صاحب نے اپنے رسالہ معیار الغیب میں لکھا ہے کہ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور یہ اعتقاد رکھنا کہ آپ جمیع مغیبات کے عالم ہیں لازم اور واجب ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم کو جمیع مغیبات کا علم بعطیہ الٰہی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اور یہی عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے انتہی - یہ میں نے کہاں لکھا ہے یہ تو بالکل معلم اول صاحب کی من گھڑت ہے میں تو صاف طور سے یہ لکھ رہا ہوں کہ اہل سنت والجماعۃ کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب سرور عالم کا علم سب مخلوق سے بڑھا ہوا ہے صف ۱ فصل الخطاب

اور نیز میری اس عبارت جواہر التنزیل میں وہ یہ ہے اذا جاز من الشریعۃ وثبت
من الادلۃ ان رسول اللہ صلعم یعلم المغیبات الخ جمیع کا لفظ اپنی طرف سے
بڑھا کر یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ جب شریعت سے اجازت مل گئی اور ادلہ سے بھی ثابت
ہوگیا کہ رسول اللہ صلعم باطلاع باری تعالی جمیع مغیبات کے عالم ہیں صف ۳۴
معیار الغیب اور اسیطرح میری اس عبارت میں کہ جو جواہر التنزیل کے صف ۹ میں
لکھی ہے وھذا ان قیل انہ صلعم یعلم الغیب الخ صلعم اول صاحب نے اس کے
ترجمہ میں اپنی طرف سے یعلم الغیب کے معنی میں جمیع مغیبات کی گھڑے حالانکہ جمیع کا
لفظ میری عبارت میں نہیں تو یہ بہتان نہیں تو کیا ہے۔ اور اپنی من گھڑت اور بہتان
کی بنا پر فقیر کو بلا وجہ مشرک اور کافر ٹھیرایا چنانچہ صف ۴ معیار الغیب میں لکھتے ہیں
اور ذات ازلی کے ماسوا کو جمیع مغیبات کا عالم کہنا عین شرک ہے انتہی اور نیز صف ۱۴
میں لکھا ہے کیوں مفتی صاحب اب تو آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ جمیع مغیبات
کا علم خاصہ خداوندی ہے اور مدعی اسکا کافر ہے انتہی اور صرف مجھی کو مشرک اور کافر
نہیں بنایا بلکہ بڑے بڑے اولیاء اللہ اور علما باللہ کو مشرک اور کافر بنا دیا فتامل
مگر ان سے کچھ شکایت نہیں کیونکہ اس فرقہ کی عادت یوں ہی واقع ہوئی ہے کہ جب
ادلہ کثیرہ سے اپنا مدعا اہل سنت والجماعت ثابت کرتے ہیں تو سوا تسلیم کے ان سے
اور کچھ نہیں بن پڑتا لیکن ایک تہمت خلاف عقائد سنت والجماعت کے ان پر قائم
کرکے اس کو باطل کرتے ہیں اور اس کا نام رد رکھتے ہیں اور اس فرقہ نے تو بڑے
بڑے اولیا اور علما بلکہ صحابۂ کرام کو مشرک بنایا ہے میں بےچارہ کس گنتی میں ہوں
اور فصل آتیہ میں میں تفصیل انکی لکھوں گا چند تہمتیں ان کی اس جگہ بھی ذکر کرتا ہوں
ہم نے جب استعانت غیر مستقلہ کو کہ جو وہابیہ نے اس کو شرک ثابت کیا ہے جیسا
کہ عبد الوہاب نجدی کی تقلید کرکے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ بلائیں ٹالنا مشکل میں
دستگیری کرنی یہ سب اللہ کی شان ہے اور کسی انبیا اور اولیا کی شان نہیں جو کسی
کو ایسا تصرف ثابت کرے وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی

طاقت اُن کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قدرت بخشی
ہے ہر طرح شرک ثابت ہی۔ یہ ثابت کیا کہ یہ شرک نہیں اور اُن کی استعانت
غیر مستقلہ کو شرک سمجھنے کو بہت دلائل سے باطل کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے
کہ اگر یہ سمجھے کہ خدا عزوجل نے ان کو طاقت تصرف کرنے کی بخشی ہے تو یہ شرک
نہیں تو دیوبندیوں کو اس کے تسلیم کرنے کے سوا تو کوئی چارہ ہوا نہیں اسکو
تو تسلیم کر لیا مگر ایک تہمت ہمارے اوپر رکھکر اسکو بڑے زور شور سے باطل کرنے
کے لیے بڑی سی کتاب لکھدی کہ جس کا نام توضیح المراد رکھا اور وہ تہمت یہ ہے کہ
تمھارا عقیدہ یہ ہے کہ کسی غیر اللہ تعالیٰ حی یا میت کی طرف یہ عقیدہ ہو کہ اسکو اللہ
تعالیٰ نے اختیار دیا ہے اور قدرت کاملہ تامہ عنایت فرمائی ہے اور جب خداوند
کریم نے اس بزرگ کو یہ قدرت عطا فرمائی ہے تو اب سوال کرنا اور دعا مانگنا بھی
اُسی کے ساتھ مخصوص کر دیا جاوے یا مخصوص نہ ہو مگر چاہیے سوال خدا سے بھی
کرو لیکن دینے والا وہی غیر ہوگا الخ اور عبدہ اصنام کا اپنے معبودین کے ساتھ
یہی اعتقاد تھا کہ خدا کی دی ہوئی قدرت سے وہ ہماری حاجت بر آری کرتے
ہیں اور ہمیں ان کو بالکل اختیار تمام ہے اب خدا سے مانگنے اور دعا کرنے کی
ضرورت نہیں ہمارا سروکار بلاواسطہ انہیں سرکار سے ہی یہ راضی رہیں گے تو
ہمارا کام چلیگا ورنہ اُن کی ناراضی میں تمام کام برباد ہو جائے گا اس عقیدہ کی
بنا پر بھی لازم آتا ہے کہ خدا ذو الجلال محض ایک فلسفی معزول شدہ خدا ہو
جاوے الخ اب دیکھو کہ اس عقیدہ باطلہ کی خواہ مخواہ ہمپر تہمت دھر کے مشرک
بنا دیا حالانکہ ہم تو اس عقیدہ باطلہ کو اُن سب سے اول باطل اور شرک اور کفر
کہتے ہیں دوسری تہمت یہ ہے کہ مولوی عبد السمیع صاحب نے انوار ساطعہ میں جگہ جگہ
یہ لکھا ہے کہ بالذات علم غیب اللہ تعالیٰ کو ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ہے اگر
ہے تو باعطائے الٰہی ہے بایں ہمہ مولوی رشید احمد صاحب اور مولوی خلیل احمد
صاحب اُن پر تہمت یہ دھرتے ہیں کہ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت

کا حال دیکھکر علم محیط زمین فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کی بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے الخ اسکا میں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے علم روئے زمین کثیر نصوص سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ہرگز شرک نہیں اور نہ شیطان کا علم روئے زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے زمین کے علم سے وسیع تو جواب اس کا دیوبندی یوں دیتے ہیں ایک تہمت مولوی عبد السمیع صاحب پر دھر کر کہ بالذات رسول اللہ کے واسطے جو علم مانتے ہو اس وجہ سے ہم مشرک کہتے ہیں دیکھو تو کون ہما ایسا اہل سنت والجماعت کا عالم ہوگا کہ رسول اللہ کے واسطے علم غیب بالذات مانتا ہوگا اور کس نے رسول اللہ کے واسطے علم غیب بالذات ثابت کیا مگر سچ تو یہ ہے کہ جب ان سے جواب نہیں بن پڑتا تو تہمت عقیدہ باطلہ کی لگا دینا ضرور اور پھر اس کے باطل اور رد کرنے میں مصروف غرضکہ یہ طریقہ انکا قدیمی ہے کچھ مولوی صاحب سے بدایت اسکی نہیں ہوتی مگر اپنے مشفق محمد عبد القادر خاں صاحب سے تو یہ شکایت ہے کہ آپ بلا تحقیق ان کے طرفدار اور شریک ہو جاتے ہیں اور معاونت ان لوگوں کی فرماتے ہیں کہ جو شیطان کی زیادتی علم کے معاون اور وکیل ہیں بلکہ مناسب یہ ہے کہ ان لوگوں کے معاون اور شریک ہوں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی علم اور پر شیطان لعین کے ثابت کر رہے ہیں اور رسول اللہ کے زیادتی علم کے معاون اور وکیل ہیں اور اسیطرح آپ مولوی اعظم شاہ کے معاون بنتے ہیں حالانکہ وہ بھی مجھپر طرح طرح کی تہمتیں رکھتے ہیں کہیں تو یہ لکھتے ہیں کہ مولوی محمد قاسم صاحب کو اور مولانا محمد اسحاق صاحب کو کافر کہتا ہے اور کہیں یہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی علم غیب کو مساوی خدا کے علم غیب کے کہتا ہے اور کہیں یہ کہتے ہیں کہ یہ غیر مقلد ہو گیا۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ اور تہمت مجھپر ہے میں نے مولوی قاسم صاحب اور مولوی اسحاق صاحب کو ہرگز کافر نہیں کہا اور نہ کہیں لکھا اور نہیں رسول اللہ صلعم کے علم کو خدا عز وجل

کے علم کے مساوی سمجھتا ہوں اور نہ میں غیر مقلد ہوں اور نہ کبھی تھا یہ اُن کا افترا اور تہمت ہے۔ کہیں لکھتے ہیں کہ ظہر کی نماز ہمیشہ تاخیر کر کے پڑھتا ہے اور نیز نقشہ رمضان کے ایسے غلط بناتے ہیں کہ بہت سے مسلمانوں کے روزہ کھوتے ہیں علاوہ اس کے اور بہت سے مسائل غلط لکھدیتے ہیں۔ آپ اُن کی معاونت فرماتے ہیں اور طبع کروادیتے ہیں خیر یہ تو ایک شکایت دوستانہ ہے اب غرض یہ ہے کہ میں نے عقائد حقہ اہل سنت والجماعۃ کے آپ کو ظاہر کر دیئے آپ قبول فرمائیں یا نہ فرمائیں آپ کو اختیار ہے میں آپ سے جبر نہیں کرتا نہ فقیر کو اب بار بار تحریر کرنے کی فرصت فقیر نے آپ کو دوست قدیمی اور اپنا عنایت فرما جانکر اتنا بھی لکھا ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی فقط

فصل

آگاہ ہونا چاہیے کہ فرقہ وہابیہ نے بہت سی باتوں کو شرک لکھا ہے کچھ تو عبد الوہاب نجدی کی تقلید کر کے شرک لکھا ہے اور کچھ اپنے قیاس فاسد سے اور اس شرک میں صحابۂ کرام سے لے کر ہزاروں اولیاء اللہ اور علما باللہ اور صلحا کو شریک کیا ہے کہ جنمیں اپنے پیران عظام اور استاد کرام بھی شامل کر دیئے اور ہم لوگ تو بیچارے کسی شمار میں نہیں ہم لوگ تو اُن کے نزدیک سخت مشرک اور کافر اور بدعتی ہیں اور جو اُن سے سند طلب کرو کہ کسی آیت یا حدیث صحیح یا کسی عقائد کی کتاب سے اِن باتوں کی کہ جو تم نے شرک اور بدعت لکھا ہے سند دکھاؤ تو پھر متحیر ہیں اگر کوئی کسی بات کا جواب شرماشرمی سے لکھتا بھی ہے تو کہاں کی کہاں ہانکتا ہے اور بے پروں کی اُڑاتا ہے اور اکثر جا تو اہل سنت والجماعت پر تہمت خلاف عقیدہ اہل سنت والجماعت کے لگاکر اُن کو مشرک بنادیتے ہیں اور جواب اور سند کوئی معتبر تو لاسکتے نہیں جھٹ

اپنے آپ کو اُس شرک سے ظاہراً تو بچا جاتے ہیں اور دل میں اُسکو مضمر رکھتے ہیں کیونکہ اگر اسکو کوئی باطن کرتا ہے تو پھر رد کرنے کو موجود ہو جاتے ہیں اور جب کچھ نہیں بن پڑتا تو تقیہ کر لیتے ہیں چنانچہ منجملہ ان عقائد کے کہ جنکو وہ بلا سند کفر اور شرک ٹھیراتے ہیں یہ عقائد ذیل ہیں۔ کتاب التوحید میں عبد الوہاب نجدی نے مجاورت کو اور نیز تبرک پانی کے ساتھ کرنیکو نیز قبر کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونے کو اور نیز سفر کرنے کو طرف قبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا کسی ولی اللہ کے شرک لکھا ہے اور اسی طرح مولوی رشید احمد صاحب نے اور مولف تقویۃ الایمان نے اُسکو شرک مانا ہے اور لکھا ہے کہ اُس کا مجاور بن کر اُسکی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑ دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لیئے سامان درست کرنا اور اُس کے کوئیں کے پانی کو متبرک سمجھکر پینا یا کسی کی قبر پر دور دراز سے قصد کرنا اور اُس سے کچھ دین و دنیا کے فائدہ کی توقع رکھنا یہ سب شرک ہے اور نیز اصحاب کہف کی گوشت روٹی پر فاتحہ دلانے کو شرک لکھا ہے اور نیز لکھا ہو کہ رسول اللہ کا خیال نماز میں آنا و صرف ہمت گاؤ خر کے خیال سے بدتر اور شرک ہے اور نیز مولود شریف کے بار بار اعادہ کو مثل کنھیا کے سانگ سا کہنا اور اُن لوگوں کو جو بار بار مولود شریف پڑھتے ہیں ہنود وں سے بدتر کہنا اور نیز مولود شریف کے باب میں یہ لکھنا کہ عقد مجلس مولود اگرچہ اُسمیں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام اور تداعی اُسمیں بھی موجود ہے لہذا درست نہیں اور نیز لکھا ہے کہ انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کی واسطے منع ہے اور نیز مولوی رشید احمد صاحب نے لکھا ہے کہ وہابیوں کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اور اُن کے مقتدی اچھے ہیں پس جن جن باتوں کو شرک اور منع لکھا ہے کسی آیت یا حدیث یا عقائد کی کتاب سے اُسکا شرک ثابت کریں تو تو سچے ہیں ورنہ اپنے قیاس فاسد سے شرک لکھنا اچھی بات نہیں حالانکہ یہ لوگ لکھ چکے ہیں کہ در باب عقائد احاد اور ظنیات کا ہرگز اعتبار نہیں اِس کے ثبوت کے واسطے

نص قطعی چاہیے ورنہ ضلوا فاضلوا کا مصداق ٹھیرے گا۔ اعلان ضروری

چونکہ مولوی رشید احمد صاحب نے یہ اقرار کرلیا ہے کہ اُنکا یہ عقیدہ ٹھیرا اگر وہابی لوگ عمدہ تھے اور اُن کے معتقد اچھے ہیں لہٰذا جو مولوی رشید احمد صاحب نے یا جن صاحبوں نے کتاب التوحید کے عقائد کے موافق عقائد تسلیم کیئے ہونگے یا لکھے ہونگے تو اس کے خلاف اب کوئی اگر تاویل اُن کے بعد کو کرے گا تو مقبول نہ کی جاوے گی بلکہ اگر کوئی عبارت محتمل اور مجمل اُنھوں نے لکھی ہوگی تو اُس کا محمل وُہی رہے گا جو کتاب التوحید والے نے لکھا ہے مگر جبکہ اُس عقائد سے اُن کا رجوع ثابت کردے دوسرے یہ کہ اگر مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی یا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی خلیل احمد صاحب میں سے کوئی ان کا اثبات کرے گا تو مخاطبہ کیا جاوے گا اور اگر کوئی دوسرا شخص ان کے سوا اثبات کرے گا تو یہ راقم الحروف اصلا التفات نہ کرے گا کیونکہ ان کے ساتھ مخاطبہ کرنے سے سوا اور دسری اور تضیع اوقات کے کوئی فائدہ نہیں علاوہ اس کے دوسرے لوگ کوئی ایسے معتبرین میں بھی نہیں کہ جو اُن کے تسلیم کرلینے سے اُن کے متبعین بھی تسلیم کرلیں۔ مجکو چونکہ خط کا جواب دینا تھا اس لیئے میں نے مختصر خط کا جواب دیا اور جو کہ غلطیاں صریح مدرس صاحب نے اور بھی کی ہیں اُن سے ابھی تعرض نہیں کیا چنانچہ آیت کریمہ ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کو در باب نفی علم غیب سند میں لائے ہیں حالانکہ یہ آیت منسوخ ہے سورۂ انا فتحنا کی اس آیت سے لیغفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر سے چنانچہ تفسیر کبیر اور درمنثور اور ابن جریر اور معالم التنزیل اور روح البیان وغیرہ میں مصرح ہے۔ اور اسکو ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں اور نیز واللہ یعصمک من الناس سے اور نیز روح البیان میں ہے اس آیت یعنی ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کی تفسیر میں عرفہ اللہ تعالی بوحیہ الیہ عاقبۃ امرہ وامرہم فامرہ بالہجرۃ ووعدہ العصمۃ من الناس وامرہ بالجہاد واخبرانہ یظہرہ دینہ علی الادیان کلہا ویسلط علی اعدائہ ویستاصلہم انتہی فقط مولانا روم صاحب اپنی مثنوی شریف میں رسول اللہ صلعم کے علم غیب کے باب میں فرماتے ہیں ؎ گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود * دل دراں لحظہ بخود مشغول بود